13973- قسطوں میں فروخت کرنے کے لیے قیمت بڑھانا جائز ہے

سوال

کیا سامان کی قیمت بڑھا کر قسطوں میں فروخت کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

بیع التقسیط میں فروخت کردہ چیز فوری طور پر دی جاتی ہے اور اس کی مکمل یا کچھ قیمت معلوم مدت اور قسطوں میں ادا کی جاتی ہے.

اس کا حکم جاننے کی اہمیت :

بیع التقسیط ان مسائل میں سے ہے اس دور میں جن کا حکم معلوم کرنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے اس لیے کہ اس وقت دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ مسئلہ بہت سی امتوں اور افراد میں پھیل چکا ہے.

کمپنیاں اور ادارے سامان بنانے اور باہر سے لانے والوں سے قسطوں میں خریداری کرتے اور اپنے گاہکوں کو بھی قسطوں میں فروخت کرتے ہیں، مثلا گاڑیاں، جائداد، اور مختلف قسم کے آلات وغیرہ.

اور بنک وغیرہ بھی اسے پھیلانے کا باعث بنے ہیں، اس طرح کہ بنک سامان نقد خرید کر اپنے ایجنٹوں کو ادھار قیمت (قسطوں پر) فروخت کرتے ہیں.

قسطوں میں فروخت کرنے حکم :

بیع النسیئۃ کے جواز میں نص وارد ہے، اور یہ قیمت کو موخر کرنے والی بیع کا نام ہے.

بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یھودی سے ادھار غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی درعہ رہن رکھی. صحیح بخاری حدیث نمبر (2068) صحیح مسلم حدیث نمبر (1603).

یہ حدیث قیمت ادھار کرنے کی بیع پر دلالت کرتی ہے، اور قسطوں کی بیع بھی قیمت ادھار کرنے کی بیع ہے، اس میں غایت یہ ہے کہ اس میں قیمت کی قسطیں اور ہر قسط کی مدت مقرر ہوتی ہے.

اور حکم شرعی میں اس کا کوئی فرق نہیں کہ ادھار کردہ قیمت کی مدت ایک ہو یا کئی ایک مدتیں مقرر کی ہوں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا آئیں اور کہنے لگی : میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ میں کتابت کی ہے اور ہر برس ایک اوقیہ دینا ہے... صحیح بخاری حدیث نمبر (2168).

اور یہ حدیث ادھار قسطوں میں قیمت کی ادائیگی کے جواز کی دلیل ہے.

اگرچہ قیمت ادھار کرنے میں جواز کی نصوص وارد ہیں لیکن اس کی کوئی دلیل اور نص نہیں ملتی کہ ادھار کی وجہ سے قیمت بھی زیادہ کرنی جائز ہے.

اسی لیے علماء اکرام اس مسئلہ کے حکم میں اختلاف کرتے ہیں :

بہت کم علماء اس کی حرمت کے قائل ہیں اس لیے کہ یہ سود ہے.

ان کا کہنا ہے کہ : اس لیے کہ اس میں قیمت زیادہ ہے اور یہ زیادہ قیمت مدت کے عوض میں ہے اور یہی سود ہے.

اور جمہور علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ شامل ہیں اس کے جواز کے قائل ہیں.

ذیل میں اس کے جواز کی عبارات پیش کی جاتی ہیں :

حنفی مذھب میں ہے کہ :

(بعض اوقات مدت کے عوض قیمت بڑھ جاتی ہے) دیکھیں بدائع الصنائع (187/5).

مالکی مذھب :

(وقت کے لیے قیمت میں سے کچھ مقدار رکھی گئی ہے) بدایۃ المجتھد (108/2).

شافعی مذھب :

(نقد پانچ ادھار میں چھ کے برابر ہے) الوجیز للغزالی (85/1)

حنبلی مذھب :

(مدت قیمت میں سے کچھ حصہ لیتی ہے) فتاوی ابن تیمیۃ (499/29).

اس پر انہوں نے کتاب وسنت سے دلائل بھی لیے ہیں ان میں بعض ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں :

1- فرمان باری تعالی ہے :

.{اللہ تعالی نے بیع حلال کی ہے}.البقرۃ (275).

آیت عموم کے اعتبار سے بیع کی سب صورتوں کو شامل ہے اور اس میں مدت کے عوض میں قیمت زیادہ کرنا داخل ہے.

2- اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے اس طرح فرمایا :

.{اے ایمان والو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو}.النساء (29).

یہ آیت بھی عموم کے اعتبار سے طرفین کی رضامندی کی صورت میں بیع کے جواز پر دلالت کرتی ہے، لھذا جب خریدار اور تاجر مدت کے عوض قیمت بڑھانے میں اتفاق کرلیں تو بیع صحیح ہوگی.

3-امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ کھجوروں میں دو اور تین برس کی بیع سلف کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس نے بھی کسی چیز کی بیع سلف کی وہ معلوم ماپ اور تول اور مدت معلومہ میں بیع کرے) صحیح بخاری حدیث نمبر (2086).

بیع سلف نصا اور اجماعا جائز ہے، اور یہ بیع التقسیط کے مشابہ ہے، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ خریدار اس میں سستی قیمت کا فائدہ حاصل کرتا ہے اور فروخت کرنے والا مال پہلے حاصل کرکے نفع حاصل کرتا ہے، اور یہ دلیل ہے کہ خرید و فروخت میں مدت کا قیمت میں حصہ ہے، اور خرید و فروخت میں اس کا کوئی حرج نہیں. دیکھیں: المغنی (6/ 385).

4-ادھار کے عوض میں قیمت زیادہ کرنا مسلمانوں کا عمل بن چکا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں، لھذا اس صورت کی بیع پر یہ اجماع کی مانند ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مدت کے عوض میں قیمت زیادہ کرنے کے حکم کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

اس معاملہ میں کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ نقد کی بیع ادھار کے علاوہ ہے، اور آج تک مسلمان اس طرح کے معاملات کر رہے ہیں، اس کے جواز پر ان کی جانب سے یہ اجماع کی مانند ہی ہے، اور بعض شاذ اہل علم نے مدت کے عوض قیمت زیادہ کرنا منع قرار دیا ہے اور ان کا گمان ہے کہ یہ سود ہے، اس قول کی کوئی وجہ نہیں بنتی، اور نہ ہی سود ہے، اس لیے کہ تاجر نے جب ادھار سامان فروخت کیا تو وہ مدت کی وجہ قیمت زیادہ کرکے نفع حاصل کرنے پر متفق ہوا اور خریدار بھی مہلت اور مدت کی بنا پر قیمت زیادہ دینے پر متفق ہوا کیونکہ وہ نقد قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، تو اس طرح دونوں فریق اس معاملہ سے نفع حاصل کرتے ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے جو اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے وہ یہ کہ نبی کریم سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنھما کو لشکر تیار کرنے کا حکم دیا، تو وہ ادھار میں ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ خریدتے تھے، پھر یہ معاملہ اللہ سبحانہ وتعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں بھی داخل ہوتا ہے:

{اے ایمان والو! جب تم آپس میں میعاد مقرر تک کے لیے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو}. البقرۃ (282).

اور یہ معاملہ بھی جائز قرضوں میں سے اور مذکورہ آیت میں داخل ہے اور یہ بیع سلم کی جنس میں سے ہی ہے.. اھ

دیکھیں: فتاوي اسلامیۃ (331/2).

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: کتاب " بیع التقسیط" تالیف ڈاکٹر رفیق یونس المصري.

واللہ اعلم.